اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 462:

اَذان سے پہلے درود و سلام پڑھنے کی مروّجہ رسم



مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

اذان سے پہلے دُرود وسلام پڑھنے کی مروّجہ رسم:

دور حاضر میں اذان سے پہلے بلند آواز سے مختلف الفاظ کے ساتھ درود سلام پڑھنے کا رواج عام ہو چکا ہے،اس کو کارِ ثواب بلکہ اس سے بڑھ کر عشقِ رسول ﷺ کا معیار بھی قرار دے دیا جاتا ہے،اس کے فضائل وفوائد بھی بیان کیے جاتے ہیں،اس عمل کے بھرپور اہتمام کے ساتھ ساتھ اس کو ضروری بھی سمجھا جاتا ہے حتی کہ ایسا نہ کرنے والوں یا اس کو بدعت قرار دینے والوں پر نکیر وملامت بھی کی جاتی ہے، بلکہ بسا اوقات توانھیں درود وسلام کا منکر بھی باور کرایا جاتا ہے اور ان کے عشقِ رسالت کو بھی مشکوک تصور کیا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اذان سے پہلے درود وسلام کی مروّجہ رسم واضح طور پر بدعت اور ناجائز ہے، جس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔اس کے بدعت ہونے کو سمجھنے کے لیے درج ذیل باتیں ذہن نشین کرنی نہایت ہی ضروری ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن وسنت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں!

اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنے کی مروجہ رسم کے بدعت ہونے کی ایک عام سی وجہ یہ ہے کہ اذان شب وروز میں پانچ مرتبہ سرانجام دیا جانے والا ایک اہم عمل ہے، جس سے متعلق شریعت نے تمام بنیادی احکام واضح فرمادیے ہیں، لیکن قرآن وسنت میں کہیں بھی اذان سے پہلے بلند آواز سے درود وسلام پڑھنے کا ذکر نہیں ملتا،اور نہ ہی یہ حضرات صحابہ کرام،تابعین عظام اور خیر القرون سے ثابت ہے، حتی کہ اذان کی مشروعیت اور اس کے کلمات سے متعلق جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔اس لیے اگر یہ دین کا حصہ ہوتا اور یہ عمل کسی بھی درجے میں اہمیت رکھتا تو اس کا ثبوت ضرور ہوتا، جب یہ عمل ثابت ہی نہیں تو آج اسے دین کے نام پر کیسے اپنایا جاسکتا ہے؟! اس لیے یہ دین میں اور اذان کے کلمات میں اپنی طرف سے اضافہ ہے جس کا بدعت ہونا واضح ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جس نے ہمارے دین میں

کوئی نئی بات ایجاد کی تو وہ مردود (یعنی ناقابلِ قبول اور ناقابلِ اعتبار) ہے۔“

٢٦٩٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ».

یہ سنّت اور صحابہ کرام کے طریقے کی خلاف ورزی ہے!

اذان سے پہلے بلند آواز سے درود و سلام پڑھنا سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حق طریقے کی بھی خلاف ورزی ہے، اس لیے اس غیر شرعی کام سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

1۔ سنن الترمذی کی حدیث ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹے تھے، جبکہ میری امت میں 73 فرقے بنیں گے، ان میں ایک کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ ایک کامیاب اور برحق جماعت کون سی ہوگی؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ”مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي“ یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگی۔“

٢٦٤١- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بني إسرائيل حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بني إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً»، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي».

اس حدیث میں حق جماعت کی جو علامت بیان فرمائی گئی ہے وہ یہی ہے کہ جو سنت اور صحابہ کرام کے طریقے پر ہو، یہ علامت دین کے ہر معاملے میں ایک واضح پیمانہ ہے جس کی بنیاد پر ہر ایک انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے نظریات اور اعمال جانچ سکتا ہے۔ یقیناً یہ معیار اپنانے سے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور بہت سی پریشانیوں، بدعات اور خود ساختہ اعمال و نظریات سے نجات مل سکتی ہے!!

ذرا غور کر لیا جائے کہ کیا اذان سے پہلے بلند آواز سے درود و سلام پڑھنا سنت اور صحابہ سے ثابت ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا ہر گز نہیں! تو پھر یہ کام حق جماعت یعنی اہل السنۃ والجماعۃ کا نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ اہل السنۃ والجماعۃ کو یہ نام اسی لیے دیا گیا ہے کہ وہ سنت اور صحابہ کرام کے طریقے پر ہوتے ہیں، جبکہ اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنے کا عمل سنت اور صحابہ کرام کے طریقے کے خلاف ہے۔

2۔ حضرت امام شاطبی رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الاعتصام'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''جو عبادت حضرات صحابہ کرام نے نہیں کی وہ عبادت نہ کرو، کیوں کہ پہلے لوگوں نے پچھلوں کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی (جس کو یہ پورا کریں)، خدا تعالیٰ سے ڈرو اور پہلے لوگوں کے طریقے کو اختیار کرو۔'' اسی مضمون کی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

(جواہر الفقہ)

وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُلُّ عِبَادَةٍ لَمْ يَتَعَبَّدْهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَا تعبَّدوها؛ فَإِنَّ الْأَوَّلَ لَمْ يَدَعْ لِلْآخِرِ مَقَالًا، فَاتَّقُوا اللهَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ، وَخُذُوا بِطَرِيقِ مَنْ كَانَ قبلكم. ونحوه لابن مسعود أيضًا. (الباب الثامن في الفرق بين البدع والمصالح المرسلة)

- البدع لابن وضاح القرطبي:

١٠- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: اتَّقُوا اللهَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ، خُذُوا طَرِيقَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَاللهِ لَئِنِ اسْتَقَمْتُمْ لَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، وَلَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا. (بَابُ مَا يَكُونُ بِدْعَةً)

3۔ حضرت امام شاطبی رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الاعتصام'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: '' تم ہماری پیروی کرو اور دین میں نئی باتیں ایجاد نہ کرو، یہ تمہارے لیے کافی ہے۔''

وَخَرَّجَ [ابْنِ وَضَّاحٍ] أَيْضًا عَنْ عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: اتَّبِعُوا آثَارَنَا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ.

- البدع لابن وضاح القرطبي:

١١ - حَدَّثَنَا أَسَدٌ قَالَ: أخبرنا أَبُو هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اتَّبِعُوا آثَارَنَا، وَلَا تَبْتَدِعُوا، فَقَدْ كُفِيتُمْ. (بَابُ مَا يَكُونُ بِدْعَةً)

- مجمع الزوائد:

٨٥٣- عن عبد الله بن مسعود قال: اتبعوا ولا تبتدعوا فقد كفيتم.

رواه الطبراني في «الكبير»، ورجاله رجال الصحيح.

معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام کی پیروی کرنی چاہیے اور دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرنے سے بچنا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ اذان سے پہلے بلند آواز سے درود و سلام پڑھنا بھی صحابہ کرام سے ثابت تو نہیں بلکہ دین میں ایک اضافہ ہی ہے جس کا بدعت ہونا واضح ہے!

حضراتِ صحابہ کرام عشقِ رسالت اور دینداری کا بہترین اور کامل نمونہ ہیں:

سنت تو ہر مسلمان کے لیے بہترین نمونہ اور معیار ہے ہی، یہی وجہ ہے کہ جب دین یا عشقِ رسالت کے نام پر کوئی ایسی بات ایجاد کی جائے جو سنت سے ثابت نہ ہو تو گویا کہ سنت ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بدعت ہاتھ آگئی، جو کہ بہت بڑا نقصان ہے۔ جہاں تک حضرات صحابہ کی بات ہے تو وہ سنت کی حقیقت سے خوب واقف تھے، سنت پر مر مٹنے والے تھے کہ اس سے ذرہ برابر بھی انحراف کو جرم سمجھتے تھے، اور عشقِ رسالت کا کامل اور بہترین نمونہ بھی تھے، اس لیے ان کو بھی معیار قرار دیا گیا۔ اس سے واضح طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام جب عشقِ رسالت کا بہترین اور کامل نمونہ تھے تو انھوں نے جو کام نہیں اپنائے تو انھیں آج دین کے نام پر ہر گز نہیں اپنایا جاسکتا، اسی طرح عشقِ رسالت کے تمام تر اعمال اور معیارات ان میں موجود تھے، اس لیے جو عمل انھوں نے عشقِ رسالت کے نام پر نہیں اپنایا آج اسے عشقِ رسالت کے نام پر ہر گز نہیں اپنایا جاسکتا، کیوں کہ حضرات صحابہ زیادہ مستحق تھے اس بات کے کہ وہ عشقِ رسالت کے نام پر نت نئے اعمال کی بنیاد رکھتے حالاں کہ ایسا نہیں ہے بلکہ انھوں نے دین میں نت نئے طریقے ایجاد کرنے کو جرم سمجھا۔

اس سے اذان سے پہلے درود و سلام ایجاد کرنے کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اگر یہ عشقِ رسالت پر مبنی عمل ہوتا یا اس کا معیار ہوتا تو حضرات صحابہ کرام اس کے زیادہ مستحق تھے کہ وہ اسے اپناتے!

کیا درود شریف پڑھنا کوئی غلط کام ہے؟

جب اذان سے پہلے بلند آواز سے درود و سلام پڑھنے کو بدعت قرار دے اس سے روکا جاتا ہے تو بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا درود شریف پڑھنا کوئی غلط کام ہے جو کہ اس سے روکا جارہا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ درود و شریف پڑھنا اپنی ذات میں بہت ہی فضیلت اور اہمیت والا عمل ہے، لیکن زیرِ بحث مسئلہ میں درود شریف کی فضیلت کا معاملہ نہیں اور نہ ہی اس پر اعتراض ہے، بلکہ اعتراض تو بے موقع درود و سلام پڑھنے پر ہے اور اسی سے روکا جارہا ہے کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا ثابت نہیں، اس لیے اس مقام پر نہ پڑھا جائے۔

اس نکتہ کو سمجھنے کے لیے یہ روایت ملاحظہ فرمائیں کہ سنن الترمذی میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں بھی کہتا ہوں کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، لیکن اس طرح ہمیں حضور اقدس ﷺ نے نہیں سکھایا بلکہ ہمیں یوں سکھایا ہے کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ.

٢٧٣٨- عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ». (بَابُ مَا يَقُولُ العَاطِسُ إِذَا عَطَسَ)

غور کیجیے کہ چھینکنے والے شخص نے چھینک کے بعد الحمد للہ تو کہا لیکن ساتھ میں حضور اقدس ﷺ پر سلام بھی بھیج دیا، حالاں کہ سب جانتے ہیں کہ چھینک کے بعد کی دعا میں الحمد للہ کے بعد درود و سلام پڑھنا سنت سے ثابت نہیں، اس پر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے عاشقِ سنت صحابی نے فورًا تنبیہ فرمائی کہ میں

بھی اس کا قائل ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بھی ہونی چاہیے اور حضور اقدس ﷺ پر درود وسلام بھی پڑھنا چاہیے یعنی کہ درود وسلام کی اہمیت وفضیلت کا میں بھی قائل ہوں لیکن یہ اس کا موقع نہیں، اس لیے چھینک کے بعد درود وسلام پڑھنا درست نہیں کیوں کہ ہمیں حضور اقدس ﷺ نے چھینک کے بعد الحمد للہ ہی سکھایا ہے جس میں درود وسلام کا ذکر نہیں۔

اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ چھینک کے بعد کی دعا میں الحمد للہ کے بعد درود وسلام سنت سے ثابت نہ تھا اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے پسند نہیں فرمایا اور تنبیہ فرمائی، گویا کہ درود شریف پڑھنا بہت بڑا عمل ہے لیکن اس کے لیے ایسا موقع اور طریقہ ایجاد کرنا جو سنت اور صحابہ سے ثابت نہ ہو اسے بدعت ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ درود وسلام پڑھنا بڑی ہی فضیلت کی بات ہے لیکن اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، اس لیے اس کو بدعت ہی کہا جائے گا اور اس سے منع ہی کیا جائے گا جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا۔

دین اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں کب برقرار رہ سکتا ہے؟

دین اپنی حقیقی شکل وصورت میں تبھی برقرار رہ سکتا ہے جب اس کے لیے سنت اور صحابہ کو معیار قرار دیا جائے کیوں کہ اگر ہر ایک اپنی طرف سے دین کے نام پر کوئی عمل ایجاد کرے گا یا اپنے کسی خود ساختہ عمل کو دینداری یا عشقِ رسالت کا معیار قرار دے گا تو دین کا حلیہ ہی مسخ ہو جائے گا اور دین اپنی اصلی صورت میں باقی نہیں رہ پائے گا، اور نہ ہی بعد والوں کو حقیقی دین پہنچ سکے گا، حالاں کہ خود ساختہ اعمال اور پیمانوں کا تو نام دین نہیں۔ اس لیے دین کے معاملے میں سنت اور صحابہ کرام کو معیار قرار دینے کی ایک بڑی ضرورت یہ بھی ہے۔

خلاصہ:

ماقبل کی تفصیل سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنا قرآن وسنت،

حضرات صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین سے کہیں ثابت نہیں، اس لیے اس کا بدعت ہونا واضح ہے، اور بدعت اسی قابل ہوتی ہے کہ اس سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے اجتناب کیا جائے!

فائدہ:

بدعت کی حقیقت اور اس کی ضروری تفصیلات سمجھنے کے لیے بندہ کے اس سلسلہ اصلاحِ اغلاط کا سلسلہ نمبر 400: ’’بدعت کی حقیقت اور جشنِ عید میلاد النبی ﷺ‘‘ ملاحظہ فرمائیں۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
5 جُمادی الاُولیٰ 1442ھ/21 دسمبر 2020
03362579499